سوال

خلع طلاق ہے فسخ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! کیا خلع سے فسخ نکاح ہوتا ہے یا تین طلاق اور اگر فسخ نکاح ہوتا ہے اس کے بعد رضامندی ہونے پر دوبارہ نکاح بھی ہوسکتا ہے؟ پاکستانی سلفی علماء کہتے ہیں کے تین طلاقوں کے بعد جو معاملہ ہوتا ہے وہ ہی ہوگا اس کی دلیل؟ اور عرب علماء کہتے ہیں کے نکاح ہوسکتا ہے جیسے صالح المنجد۔ ان دو رائے کی وجہ؟ جزاء کم اللہ خیرا

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

خلع طلاق ہے یا فسخ اس بارے فقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ راجح بات یہی ہے کہ خلع فسخ ہے۔ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ثابت بن قیس کی بیوی نے ان سے خلع لیا تو نبیؐ نے اس کی عدت ایک حیض مقرر کی۔ (سنن ابی داوَد: 2224) عبداللہ بن عمرؓ کا قول ہے: عدة المختلعة حیضة (سنن ابی داوَد: 2230) ''خلع والی عورت کی عدت ایک حیض'' خلع اگر طلاق ہوتی تو اس کی عدت تین حیض گزارنے کا حکم دیا جاتا۔ لہٰذا خلع طلاق نہیں فسخ ہے اور خلع کے بعد اگر دونوں پھر سے شادی کرنا چاہیں تو کرسکتے ہیں۔ عن ابن عباسؓ قال سأل ابراهیم بن سعد ابن عباس عن امرأة طلقها زوجها تطلیقتین ثم اختلعت من أیتزوجها قال ابن عباس ذکر اللہ عزوجل الطلاق فی اول الآیۃ وآخرها والخلع بین ذلک فلیس الخلع بطلاق ینکحها (بیہقی 7 216) ''ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص نے عبداللہ بن عباسؓ سے سوال کیا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دیں پھر اس کے بعد عورت نے اس سے خلع لے لیا کیا وہ اس کے بعد اس سے شادی کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں خلع طلاق نہیں اللہ تعالیٰ نے خلع والی آیت سے پہلے اور اس کے آخر میں طلاق کا ذکر کیا ہے۔ خلع اس کے درمیان میں ہے خلع کوئی چیز نہیں پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی (الطلاق مرتان) اور (فإن طلقها فلا تحل) یعنی الطلاق مرتان میں دو رجعی طلاقوں اور فإن طلقها میں تیسری طلاق کا ذکر ہے جب کہ خلع کا حکم ان کے درمیان میں ہے اگر خلع کو بھی طلاق شمار کیا جائے تو وہ چوتھی طلاق بن جائے گی جبکہ چوتھی طلاق کا شرع میں کوئی وجود نہیں۔ مذکورہ بالا ابن عباسؓ کے فتوی سے دو باتیں ثابت ہوئیں (1) خلع طلاق نہیں (2) خلع کے بعد دونوں نکاح کرسکتے ہیں۔

وباللہ التوفیق

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ